السنیۃ الانیفہ
فی
فتاویٰ افریقیہ
اعلیٰ حضرت مولانا
شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد

اعلیٰ حضرت مولانا
شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ ۔ گلبرگ اے فیصل آباد
041-626046

تزئین واہتمام

سیّد حمایت رسول قادری

نام کتاب---------- فتاوٰی افریقہ

مؤلف------ ------ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کمپوزنگ---------- محمد حسین 0300-9414815

پروف ریڈنگ ______ محمد رب نواز سیالوی فاضل دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ فیصل آباد

صفحات ------------ 176

تاریخ اشاعت ------ اگست ۲۰۰۴ء

تعداد -------------- 1100

مطبع -------------- اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر -------------- مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

قیمت-------------- -/80 روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

اور اللہ کے لیے اچھا قرض دو تو ضرور تمہارے گناہ مٹا دوں گا اور ضرور تمہیں جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہیں وقال تعالٰی و من یعظم حرمت اللہ فھوخیر له عند ربه جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے وقال تعالٰی و من یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب ○ جو الٰہی نشانوں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

والہذا ہمیشہ علمائے کرام وائمہ اعلام امور تعظیم و محبت میں ایجادوں کو پسند فرماتے اور انہیں ایجاد کنندہ کی منقبت میں گنتے آئے جس کی بعض مثالیں ہمارے رسالہ اقامة القیامة علی طاعن القیام لبنی تھامه میں مذکور ہوئیں۔ امام محقق علی الاطلاق وغیرہ اکابر نے فرمایا کل ما کان ادخل فی الادب والاجلال کان حسنا جو بات ادب و تعظیم میں جتنی زیادہ دخل رکھتی ہو خوب ہے امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب البحر المورود میں فرماتے ہیں اخذ علینا العھود ان لا نمکن احدا من اخواننا ینکر شیأ ابتداعه المسامون علی جھة القربة الی اللہ تعالٰی ورأوہ حسنا کما مر تقریرہ مرارا فی ھذہ العھود لا سیما ما کان متعلقا باللہ تعالٰی ورسوله صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ہم پر عہد لئے گئے کہ کسی بھائی کو کسی ایسی چیز پر انکار نہ کرنے دیں جو مسلمانوں نے اللہ تعالٰی کی طرف تقرب کے لیے نئی نکالی اور اچھی سمجھی ہو جیسے اس کی تقریر اس کتاب میں بارہا گزری خصوصا وہ ایجادیں کہ اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے متعلق ہوں۔ امام عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں۔ یسمون بفعلھم السنة الحسنة وان کانت بدعة اھل البدعة لان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من سن سنة حسنة فسمی المبتدع للحسن مستنا فادخله النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فی السنة فقوله صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم اذن فی ابتداع السنة الحسنة الی یوم الدین وانه ما جور علیھا مع العاملین لھا بدوا مھا فیدخل فی السنة الحسنة کل حدث مُستحسنٌ

قال الامام النووی کان له مثل اجورتا بعیه سواء کان هو الذی ابتداه اوکان منسوبا الیه و سواء کان عبادة اوادبا او غیر ذلك اه ملتقطا یعنی نیک بات اگر چہ بدعتِ نو پیدا ہواس کا کرنے والاسنی ہی کہلائے گا نہ بدعتی اس لئے کہ رسول ﷺ نے نیک بات پیدا کرنے والے کوسنت نکالنے والا فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو سنت میں داخل فرمایا اور اسی ارشاد اقدس میں قیامت تک نئی نئی نیک باتیں پیدا کرنے کی اجازت فرمائی اور یہ کہ جوایسی نئی بات نکالے گا ثواب پائے گا اور قیامت تک جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسے ملیگا تو اچھی بدعت سنت ہی ہے امام نووی نے فرمایا جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسے ملے گا خواہ اسی نے وہ نیک بات ایجاد کی ہو یا اس کی طرف منسوب ہواور چاہے وہ عبادت ہو یا کوئی ادب کی بات یا کچھ اور ظاہر ہے کہ یہ انگوٹھے چومنا حسب نیت وعرف ادب کی بات میں داخل ہے اور نہ سہی تو کچھ اور تو سب کوشامل ہے مسلمان یہ فائدہ جلیلہ خوب یادرکھیں کہ بات بات پر وہابیہ مخذولیں کے الٹے مطالبوں سے بچیں ان خبثاء کی بڑی دوڑ یہی ہے کہ فلاں کام بدعت ہے حادث ہے اگلوں سے ثابت نہیں اس کا ثبوت لاؤ سب کا جواب یہی ہے کہ تم اندھے ہواوندھے ہو دو باتوں میں سے ایک کا ثبوت تمہارے ذمے ہے یا تو یہ کہ فی نفسہ اس کام میں شر ہے یا یہ کہ شرع مطہر نے اسے منع فرمایا ہے اور جب نہ شرع سے منع نہ کام میں بلکہ قرآن عظیم کے ارشاد سے جائز دارقطنی نے ابوثعلبہ خشنی سے روایت کی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ان الله فرض فرائض ولا تضیعوها وحرم حرمات فلا تنتهکوها وحد حدودا فلا تعتدوها وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تحثوا عنها بیشک اللہ عزوجل نے کچھ باتیں فرض کی ہیں انہیں نہ چھوڑو اور کچھ حرام فرمائیں ان پر جرات نہ کرو اور کچھ حدیں باندھیں ان سے نہ بڑھو اور کچھ چیزوں کا کوئی حکم قصداً ذکر نہ فرمایا ان کی تفتیش نہ کرو کہ ممکن کہ تمہاری تفتیش سے حرام فرمادی جائیں صحیح بخاری و مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ان اعظم

۱نبی ﷺ نے قیامت تک نیک باتیں نئی پیدا کرنے کی اجازت عطا فرمائی اوران سب کوسنت میں داخل فرمایا جن چیزوں کی ممانعت قرآن وحدیث میں نہیں سب جائز ہیں۔ جائز ہونے کا ثبوت درکار نہیں۔

المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شئی لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسألته مسلمانوں میں سب میں بڑا مسلمانوں کے حق میں مجرم وہ ہے جس نے کوئی بات پوچھی اس کے پوچھنے پر حرام فرما دی گئی یعنی نہ پوچھتا تو اس بنا پر کہ شریعت میں اس کا ذکر نہ آیا جائز رہتی اس نے پوچھ کر ناجائز کرالی اور مسلمانوں پر تنگی کی۔ ترمذی وابن ماجہ سلمان فارسی سے راوی الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنه فهو مما عفا عنه جو کچھ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا وہ حلال ہے اور جو کچھ حرام فرمایا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے۔ سنن ابی داوٗد میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے ما احل فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سکت عنه فهو عفو جو جسے اللہ ورسول نے حلال کہا وہ حلال ہے جسے حرام کہا وہ حرام ہے جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ما اتکم الرسول فخذوہ وما نهکم عنه فانتهوا جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔ تو معلوم ہوا کہ جس کا نہ حکم دیا نہ منع کیا وہ نہ واجب نہ گناہ۔ اور عزوجل جلہ فرماتا ہے یایها الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم وان تسلوا عنها حین ینزل القرآن تبدلکم عفا اللہ عنها واللہ غفور حلیم۔ اے ایمان والو نہ پوچھو وہ باتیں کہ ان کا حکم تم پر کھول دیا جائے تو تمہیں برا لگے اور اگر اس زمانے میں پوچھو گے جب تک قرآن اتر رہا ہے تو تم پر کھول دیا جائے گا اللہ انہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے یہ آیۂ کریمہ ان تمام حدیثوں کی تصدیق اور صاف ارشاد ہے کہ شریعت نے جس بات کا ذکر نہ فرمایا وہ معافی میں ہے جب تک کلام مجید اتر رہا تھا احتمال تھا کہ معافی پر شاکر نہ ہو کہ کوئی پوچھتا اس کے سوال کی شامت سے منع فرما دی جاتی اب کہ قرآن کریم اتر چکا دین کامل ہو لیا اب کوئی حکم نیا آنے کو نہ رہا جتنی باتوں کا شریعت نے نہ حکم دیا نہ منع کیا ان کی معافی مقرر ہو چکی جس میں اب تبدیلی نہ ہوگی وہابی کہ اللہ کی معافی پر اعتراض کرتا ہے مردود ہے وللہ الحمد یہاں تک جواز کا بیان تھا رہا

استحباب وہ فعل جب کہ فی نفسہ خود ہی نیک ہے یا مسلمان نے اسے نیت حسن محمود سے کیا تو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے داخل سنت ہے اگرچہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہو جیسا کہ حدیث من سن فی الاسلام سنة حسنة وعبارات ائمہ سے گزرا والحمد للہ رب العلمین تعظیم حضور پرنور ﷺ مدار ایمان ہے اس کا منکر قطعاً کافر مگر یہ نفس تعظیم میں ہے افعال تعظیمیہ میں جس کا ثبوت ضروریات دین سے ہے جیسے درود و سلام اس کا منکر مرتد کافر یا جس کا ثبوت قطعی ہو اگرچہ بدیہی نہ ہو ائمہ حنفیہ اسے بھی کافر کہیں گے بغیر اس کے تکفیر کی گنجائش نہیں خصوصاً ایک نو پیدا بات جس میں منکر کو شبہہ بدعت یہ اس کے لیے ہے جس کا انکار بر بنائے وہابیت نہ ہو ورنہ وہابیہ پر خود ہی صدہا وجہ سے کفر لازم اور ان کے انکار کا منشا بھی وہی ہوتا ہے کہ ان کے سینے توہین سے پر اور تعظیم مصطفےٰ ﷺ ان کے دلوں پر شاق قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۸۰: حضور پرنور سیدنا غوث اعظم حضور اقدس و انور سید عالم ﷺ کے وارث کامل و نائب تام و آئینہ ذات ہیں کہ حضور پرنور ﷺ مع اپنی جمیع صفات جمال و جلال و کمال و افضال کے ان میں متجلی ہیں جس طرح ذات عزت احدیت مع جملہ صفات و نعوت جلالت آئینہ محمدی ﷺ میں تجلی فرما ہے من رانی فقد رأی الحق تعظیم غوثیت عین تعظیم سرکار رسالت ہے اور تعظیم سرکار رسالت عین تعظیم حضرت عزت ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور یہ مثل صلاۃ بالاستقلال ان تعظیموں میں نہیں جن کو شرع مطہر نے شانِ نبوت سے خاص فرما دیا ہو تو وہی آیات و احادیث و ارشادات ائمہ قدیم و حدیث اس کے جواز میں بھی کافی کفانا الکافی فی الدارین۔ وصلے وسلم علی سید الکونین۔ والہ وصحبہ وغوث الثقلین۔ وخربہ وامتہ کل حین واین عدو کل اثرو عین والحمد للہ رب النشأتین واللہ سبحنہ و تعالٰی اعلم۔ بنو وعلم جل مجدہ اتم واحکم۔